



## سوال

(472) شرطیج کھیلنا؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرطیج بلا شرط کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرطیج بلا شرط کے جواز یا حرمت پر کوئی قطعی دلیل نہیں قائم ہے اور اسی واسطے علماء کی رائے اس مسئلے میں مختلف ہے شوافع اور جماع تابعین اس کی کراہت کے قائل ہیں امام مالک اور امام احمد حرام کہتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے بھی مختلف اقوال منقول ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر ابو موسیٰ اشعری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کراہت مروی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت میں اباحت تابعین میں سے ابن سیرین ہشام بن عروہ سعید بن السیب اور ابن یحیر رحمۃ اللہ علیہ اباحت کے قائل ہیں ایسی حدیثیں بھی روایت کی گئی ہیں جو اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں مگر ابن کثیر نے کہا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں اور چونکہ اس کی ایجاد بھی زمانہ صحابہ میں بیان کی گئی ہے اس سے عدم صحت کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو میسر کی حرمت پر نص قطعی دال ہے۔ (نیل الاوطار: 7/308 تا 301)

بہر کیف شرطیج کی حرمت باسناد ثابت ہو یا نہ ہو مگر اس میں کچھ شک خلاف نہیں کہ یہ لہو میں داخل ہے اور لہو خود منہی عنہ ہے پس بہتر ہے کہ آدمی حتی الوسع اس سے احتراز کرے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الخطر والاباحت، صفحہ: 720

محدث فتویٰ